سوچ سمجھ کر ووٹ استعمال کریں کہ آیا میرا ووٹ تو ایسے شخص کے حق میں نہیں جارہا جسکا قرآن وحدیث سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ آج جو پوری دنیا خصوصاً پاکستان اسلامی ملک میں جو فساد بدامنی دہشت گردی تخریب کاری کی آگ سلگ رہی ہے یہ ہمارے غلط انتخاب کا نتیجہ ہوتا ہے۔ قرآن کریم نے لفظ امٰنٰت صیغہ جمع لاکر اسکی طرف اشارہ کردیا کہ امانت صرف اسی کا نام نہیں کہ ایک شخص کا مال کسی دوسرے شخص کے پاس بطور امانت رکھا ہو۔ بلکہ امانت کی بہت سی اقسام ہیں جن میں حکومتی عہدے بھی داخل ہیں۔

انتخابات میں ووٹ ووٹر اور امیدوار کی شرعی حیثیت (مفتی محمد شفیع صاحبؒ) کی رسالے سے ضروری سمجھ کر تحریر کرتا ہوں۔

امیدواری: کسی مجلس کی ممبری کے انتخابات کیلئے جو امیدوار کی حیثیت سے کھڑا ہو وہ گویا پوری ملت کے سامنے دو چیزوں کا مدعی ہے۔ ایک یہ کہ وہ اس کام کی قابلیت رکھتا ہے جسکا امیدوار ہے دوسرے یہ کہ وہ دیانتداری سے اس کام کو انجام دے گا۔ اب اگر واقع میں وہ اپنے اس دعویٰ میں سچا ہے یعنی قابلیت رکھتا ہے اور امانت و دیانت کیساتھ قوم کی خدمت کے جذبے سے اس میدان میں آیا تو اسکا یہ عمل کسی حدتک درست ہے اور بہتر طریق اسکا یہ ہے کہ کوئی شخص خود مدعی بن کر کھڑا نہ ہو بلکہ مسلمانوں کی کوئی جماعت اسکو اس کام کا اہل سمجھ کر نامزد کردے اور جس شخص میں اس کام کی صلاحیت ہی نہیں وہ اگر امیدوار ہوکر کھڑا ہو تو قوم کا غدار اور خائن ہے۔ اسکا ممبری میں کامیاب ہونا ملک وملت کیلئے خرابی کا سبب تو بعد میں بنے گا۔ پہلے تو وہ خود غدار اور خیانت کا مجرم ہوکر عذاب جہنم کا مستحق بن جائیگا۔ اب ہر وہ شخص جو کسی مجلس کی ممبری کیلئے کھڑا ہوتا ہے اگر اسکو کچھ آخرت کی بھی فکر ہے تو اس میدان میں آنے سے پہلے خود اپنا جائزہ لے لے۔ اور یہ سمجھ لے کہ اس ممبری سے پہلے تو اسکی ذمہ داری صرف اپنی ذات اور اپنے اہل وعیال تک محدود تھی کیونکہ بنص حدیث ہر شخص اپنے اہل وعیال کا بھی ذمہ دار ہے اور اب کسی مجلس کی ممبری کے بعد جتنی خلق خدا کا تعلق اس مجلس سے وابستہ ہے ان سب کی ذمہ داری کا بوجھ اسکی گردن پر آتا ہے۔ اور وہ دنیا وآخرت میں اس ذمہ داری کا مسئول اور جوابدہ ہے۔

ووٹ اور ووٹر: کسی امیدوار ممبری کو ووٹ دینے کی از روئے قرآن وحدیث چند حیثیتیں ہیں ایک حیثیت شہادت کی ہے کہ ووٹر جس شخص کو اپنا ووٹ دے رہا ہے اسکے متعلق اسکی شہادت دے رہا ہے کہ یہ شخص اس کام کی قابلیت بھی رکھتا ہے اور دیانت اور امانت بھی اور اگر واقع میں اس شخص کے اندر یہ صفات نہیں ہیں اور ووٹر یہ جانتے ہوئے اسکو ووٹ دیتا ہے تو وہ ایک جھوٹی شہادت ہے۔ جو سخت کبیرہ گناہ اور وبال دنیا وآخرت ہے۔ صحیح بخاری شریف کی حدیث میں رسول کریم ﷺ نے شہادت کاذبہ کو شرک کے ساتھ کبائر میں شمار فرمایا ہے۔ جس حلقے میں چند امیدوار کھڑے ہوں اور ووٹر کو یہ معلوم ہے کہ قابلیت اور دیانت کے اعتبار سے فلاں آدمی قابل ترجیح

ہے تو اسکو چھوڑ کر کسی دوسرے کو ووٹ دینا اس اکبر کبائر میں اپنے آپ کو مبتلا کرنا ہے۔ اب ووٹ دینے والا اپنی آخرت اور انجام کو دیکھ کر ووٹ دے۔ محض رسمی مروت یا کسی طمع وخوف کی وجہ سے اپنے آپ کو اس وبال میں مبتلا نہ کرے دوسری حیثیت ووٹ کی شفاعت یعنی سفارش کی ہے کہ ووٹر اسکی نمائندگی کی سفارش کرتا ہے اس سفارش کے بارے میں قرآن کریم کا یہ ارشاد ہر ووٹر کو اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔ جو شخص اچھی سفارش کرتا ہے اسمیں اسکو بھی حصہ ملتا ہے اور بری سفارش کرتا ہے تو اسکی برائی میں اسکا بھی حصہ لگتا ہے اچھی سفارش یہی ہے کہ قابل اور دیانت دار آدمی کی سفارش کرے جو خلق خدا کے حقوق صحیح طور پر ادا کرلے۔ اور بری سفارش یہ ہے کہ نا اہل، نالائق، فاسق، ظالم کی سفارش کرکے اسکو خلق خدا پر مسلط کرلے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ہمارے ووٹوں سے کامیاب ہونے والا امیدوار اپنے پانچ سالہ دور میں جو نیک یا بدعمل کرے گا ہم اسکے شریک سمجھے جائینگے۔ ووٹر کی ایک تیسری حیثیت وکالت کی ہے کہ ووٹ دینے والا اس امیدوار کو اپنا نمائندہ اور وکیل بناتا ہے لیکن اگر یہ وکالت اس کے کسی شخصی حق کے متعلق ہوتی اور اسکا نفع نقصان صرف اسکی ذات کو پہنچتا اور اسکا یہ خود ذمہ دار ہوتا مگر یہاں ایسا نہیں کیونکہ یہ وکالت ایسے حقوق کے متعلق ہے جسمیں اسکے ساتھ پوری قوم شریک ہے۔ اس لئے اگر کسی نا اہل کو اپنی نمائندگی کیلئے ووٹ دے کر کامیاب بنایا تو پوری قوم کے حقوق کو پامال کرنے کا گناہ بھی اسکے گردن پر رہا۔

خلاصہ یہ ہے کہ ہمارا ووٹ تین حیثیتیں رکھتا ہے ایک شہادت دوسرے سفارش تیسرے حقوق مشترکہ میں وکالت تینوں حیثیتوں میں جسطرح نیک، صالح، قابل آدمی کو ووٹ دینا موجب ثواب عظیم ہے اور اسکے ثمرات اسکو ملنے والے ہیں اسی طرح نا اہل یا غیر متدین شخص کو ووٹ دینا جھوٹی شہادت بھی ہے اور بری سفارش بھی اور ناجائز وکالت بھی اور اسکے تباہ کن ثمرات بھی اسکے نامہ اعمال میں لکھے جائینگے۔

ضروری تنبیہ: جس طرح قرآن وسنت کی رو سے یہ واضح ہوا کہ نا اہل، ظالم، فاسق اور غلط آدمی کو ووٹ دینا گناہ عظیم ہے اسی طرح ایک اچھے، نیک اور قابل آدمی کو ووٹ دینا ثواب عظیم ہے۔ بلکہ ایک فریضہ شرعی ہے۔ قرآن کریم نے جیسے جھوٹی شہادت کو حرام قرار دیا ہے اسی طرح سچی شہادت کو واجب و لازم بھی فرمایا ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے۔ (ترجمہ) مسلمانوں پر فرض کیا گیا ہے کہ سچی شہادت سے جان نہ چرائیں۔ اللہ کیلئے ادائیگی شہادت کے واسطے کھڑے ہو جائیں۔ ایک آیت میں ارشاد ہے۔ اللہ کیلئے سچی شہادت کو قائم کرو۔ تیسری جگہ ارشاد ہے۔ سچی شہادت کو چھپانا حرام اور گناہ ہے۔ ان تمام آیات میں مسلمانوں پر یہ فریضہ عائد کردیا ہے کہ سچی گواہی سے جان نہ چرائیں۔ ضرور ادا کریں۔ آج جو خرابیاں انتخابات میں پیش آرہی ہیں انکی بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ نیک، صالح حضرات عموماً ووٹ دینے ہی سے گریز کرنے لگے۔ جسکا لازمی نتیجہ وہ ہوا جو مشاہدہ میں آرہا ہے۔ کہ ووٹ عموماً ان لوگوں کے آتے ہیں جو چند ٹکوں میں خرید لئے جاتے ہیں۔ اور ان لوگوں کے ووٹوں سے جو